

اتحاد بین المسلمین کے نقیب کا آخری خطبہ

صفوة العلماء مولانا سید کلب عابد مرحوم نے ۵ دسمبر ۱۹۸۶ء کو امام بارہ آصفی کی شاہی مسجد میں جو آخری خطبہ دیا وہ شیعہوں اور تمام مسلمانوں کے لیے ایک ایسا پیغام ہے جس پر اگر وہ آج بھی لبیک نہیں کہیں گے تو نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے لیے اس ملک میں اور کتنے برے دن آئیں گے۔ ہم یہاں مولانا کے اس آخری خطبہ کا ایک اقتباس پیش کر رہے ہیں۔

”میں انسان ہوں، مسلمان بھی اور شیعہ بھی ہوں۔ مسلمان ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسانیت چھوڑنا پڑے اور نہ شیعہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ دائرۃ اسلام سے باہر قدم رکھنا پڑے۔ اگر کوئی انسانی مسئلہ ہوگا تو اسے بطور انسان حل کرنا پڑے گا جیسے کوئی شخص اگر پیاسا مر رہا ہو تو بغیر یہ دیکھے کہ وہ ہندو ہے کہ مسلمان، سکھ ہے کہ عیسائی، اس کے حلق میں پانی ڈکانا ہی پڑے گا۔ اسی طرح اسلام کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوگا تو اس سے بطور مسلمان بچنا پڑے گا۔ اور اگر کوئی شیعہ مسئلہ ہوگا تو میں اس کے حل میں بطور شیعہ منہمک رہوں گا۔“

متحد ہونے کا ہر شیعہ و سنی کو پیام
جو ہزاروں سے نہ ہو پائیں وہ تنہا کیئے کام
مقصد زیست تھا یہ بہر شکوہ اسلام
ذات میں اپنی جماعت تھے، جماعت میں امام
سرخرو جس سے جماعت ہوئی کام ایسے تھے
قوم کو مر کے جلایا ہے امام ایسے تھے
قائد ایسے کہ قدم راہ قیادت میں اٹل
عابد ایسے کہ عبادت تھا ہر اک انکا عمل
بے نیاز اتنے کہ خدمات کا چاہا نہ بدل
سیر چشم اتنے کہ سونے کو بھی سمجھا بیتل
ہوس زرنے جھکایا نہ کبھی سران کا
بیچ دریا میں بھی دامن نہ ہوا تران کا

آقائے شریعت مولانا سید کلب عابد طاب ثراہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے اٹھارویں دیسہ کی عظیم مجالس میں شرکت کے لیے تشریف لانے والے مومنین کا قلبی خیر مقدم کرتے ہیں۔

نواب وارث علی خاں، عمران علی خاں، جمیل شمس، شرف زیدی، وسیم رضوی، کیفی مرزا، رضوان بھلو، ندیم آغا، حسن میاں، عتیق حسین، اسلام حسین، نایاب حسین، دلشاد حسین، نصرت حسین، حاجی کاظم حسین، حسن میاں، دلاور حسین، آصف حسین، اشتیاق حسین، غلام عباس، ظہیر حیدر، شاہ عباس صفوی، جان عالم، افضل مہدی۔

ممبران

آقائے شریعت میموریل سوسائٹی، لکھنؤ